محمد سلمان قریشی

حمدِ باری تعالیٰ

تیرا وُجود اے ربِ تعالیٰ ظاہر ظاہر پنہاں پنہاں — عقل نے جب جب سوچا تجھ کو ہوتی گئی وہ حیراں حیراں
بادِ صبا میں، کالی گھٹا میں، رنگِ شفق میں اور دھنک میں — تیرا ہی جلوہ ہم نے دیکھا مدھم مدھم افشاں افشاں
حجر، شجر بھی، شمس و قمر بھی، حور و غلماں اور ملک بھی — ذکر تیرا ہی کرتے ہیں سب حیواں حیواں انساں انساں
صحرا صحرا، گلشن گلشن، سرو سمن میں مشکِ خُتن میں — تیری ہی خوشبو پائی ہم نے سُنبل سُنبل ریحاں ریحاں
نورِ سحر میں، برق و شرر میں، اہلِ نظر کی دیدۂ تر میں — تجھ کو ہی یکتا ہم نے پایا قطرہ قطرہ نیساں نیساں
جھرنے، ندیاں، دریا، سمندر، تیرا ہی سِکّہ چلتے دیکھا — ذات تیری کو دیکھا ہم نے مشکل مشکل آساں آساں
آ کے غموں نے جب بھی گھیرا میرے لبوں پر نام تھا تیرا — ذِکر سے تیرے دل ہوا اپنا شاداں شاداں فرحاں فرحاں
غوث، قطب ہوں، یا کہ ولی ہوں، پیارے صحابہؓ یا کہ نبیؑ ہوں — جُھک گئے تیرے در پر سارے آقا آقا شاہاں شاہاں
اُمِ حرامؓ ہوں یا کہ سُمیّہؓ، زیدؓ و عمرؓ ہوں یا کہ علیؓ ہوں — کٹ گئے تیرے دین کی خاطر حمزہؓ حمزہؓ عثماںؓ عثماںؓ
تیرے خدایا دین کی خاطر بیعت کر کے ملا عُمر کی — پائیں شہادت شیخ اُسامہ، طالب طالب افغاں افغاں
تیری اطاعت میں ہی گزاروں سننِ نبی سے خود کو سنواروں — حسنِ عمل سے دل کو کر دے روشن روشن تاباں تاباں
گرد تیرے کعبے کے میں گھوموں، روضے کی میں جالیاں چوموں — در پہ بلا کے پوری کر دے حسرت حسرت ارماں ارماں
مجھ کو سیدھی راہ دکھانا، شرک و بدعت سے تو ہی بچانا — دل کو کرنا نور سے اپنے روشن روشن تاباں تاباں
سلماںؔ کو اپنے دین کی خاطر کر کے قبول اے ربِ دو عالم — دے کے شہادت پوری کر دے حسرت حسرت ارماں ارماں

☆☆..........☆☆